CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

سوموار 23 اکتوبر 2000ء- 24 رجب 1421 ہجری- 23- اخاء 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 242

رحمت غضب پر غالب ہے

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا-

جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اس نے یہ لکھ دیا جو عرش پر اس کے پاس موجود ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر ہمیشہ غالب رہے گی-

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب و ھوالذی حدیث 2955)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں- وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے- گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں- غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے- اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے- غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے-

ہماری جماعت کو چاہئے کہ کل ناکردنی افعال سے دور رہا کریں- وہ شاخ جو اپنے تنے اور درخت سے سچا تعلق نہیں رکھتی وہ بے پھل رہ جاتی ہے- سو دیکھو اگر تم لوگ ہمارے اصل مقصد کو نہ سمجھو گے اور شرائط پر کاربند نہ ہو گے تو ان وعدوں کے وارث تم کیسے بن سکتے ہو جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں-

جسے نصیحت کرنی ہو اسے زبان سے کرو- ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے- (ملفوظات جلد سوم ص 104)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

غصہ شیطانی افعال پر مجبور کر دیتا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

غصہ انسان کو شیطانی افعال پر مجبور کر دیتا ہے اور وہ اپنے قابو میں نہیں رہتا تو بہت سے جھگڑے غصے کی وجہ سے بڑھ جاتے ہیں اور تو تکار شروع ہو جاتی ہے اور بہت سی گندی بیہودہ باتیں آجاتی ہیں بیچ میں- اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پھر وہ ایسے داغ لگا جاتا ہے کہ وہ پھر مٹتے نہیں ہیں- اور جھگڑوں میں غصے کے نقصان دو چار ہیں ایک نہیں- بلکہ دو چار میرے منہ سے نکل گیا بہت ہیں لامحدود کہنا چاہئے جو افعال سرزد ہوتے ہیں ان کے بعد جو نتائج نکلتے ہیں ان میں پھر اکثر جھوٹ کے شیطان سے مدد مانگنی پڑتی ہے- وہ شیطان جو ایکدفعہ اتفاقاً تھوڑی دیر کے لئے آیا تھا- وہ دائمی ساتھی بن جاتا ہے چنانچہ غصے کی حالت میں جو حرکتیں سرزد ہوتی ہیں جب ان پر کارروائیاں ہوں تو پھر اکثر یہ ملوث لوگ جھوٹ بولتے ہیں جھوٹے گواہ بناتے ہیں جھوٹے بہانے بناتے ہیں- نفس ان کا الجھا رہتا ہے کہ اب میں کیا ترکیب کروں گا جس کے نتیجہ میں اپنے فعل کی زد سے بچ سکوں- اور ساری سوسائٹی گندی ہو جاتی ہے- پھر غصہ میں جو جھگڑا چلتا ہے اس میں اکیلا انسان نہیں رہا کرتا- ایسے واقعات ہوئے ہیں کسی باپ کی کسی دوسرے شخص سے لڑائی ہوئی ہے بیٹا اٹھا ہے اور اس نے جا کے اس کے بیٹوں کو مارا یا اس کے باپ پر حملہ کیا اور پھر جتھے بنتے ہیں اور ایک دوسرے سے تعلق رکھنے والے گروہ در گروہ اپنی عزتوں کے معاملے بنا لیتے ہیں کہ ہم زیادہ طاقتور ہیں وہ کمتر ہے ہم زیادہ معزز لوگ ہیں اور وہ ذلیل ہیں- یعنی جو بھی ہو نفس کے جھگڑے نفسانی بچے دیتے ہیں اور یہ خیال کر لینا کہ نفس کا جھگڑا وہیں ختم ہو جائے گا- غلط ہے- نفسانی بچے پیدا ہوتے ہیں تو کئی شیاطین اکٹھے ہو جاتے ہیں- یعنی یہ ایسے شیطان ہیں جو خوب بچے دینے والے شیطان ہیں اور ان سے پھر پیچھا نہیں چھوٹتا- بعض خاندانی جھگڑے لمبے عرصے تک نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتے رہتے ہیں- ایسی جماعتیں ہیں جن کو اللہ نے اپنے فضل سے بچا لیا ہے- جن کے جھگڑے اسی طرح ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوئے- دوسری نسل سے تیسری میں منتقل ہوئے اور خاندانوں نے اپنی عزت کا معاملہ بنا لیا اور ہر نصیحت کرنے والا ناکام ہو جاتا رہا- لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو بچانا تھا ان کے آباء و اجداد کی کوئی نیکیاں تھیں جو کام آئیں وہ بچ گئے لیکن بعض ابھی تک نہیں بچ سکے-

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو (میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں) کی نصیحت فرمائی ہے یہ بیماری کی جڑ اکھیڑنے والی نصیحت ہے- شیطان سے خدا کی پناہ میں آجانے سے یہ سارے قصے وہیں ختم ہو جاتے ہیں- آگے بات ہی نہیں بڑھتی-

(از خطبہ 9 دسمبر 1994ء)

(الفضل 28/ جنوری 95ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

چندہ تحریک جدید کی امتیازی شان

○ ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جلیلہ بتاریخ 25- اکتوبر 1985ء میں فرمایا-

"تحریک جدید للہ مالی قربانیوں میں ایک نمایاں امتیاز رکھتی ہے اور اس دور میں اس نے عظیم الشان مالی قربانیوں کی بنیاد ڈالی ہے جو مزید مختلف شکلوں میں اس تحریک کے بطن سے پیدا ہوئیں اور ہو رہی ہیں اور ہوتی چلی جائیں گی...... جتنے چندے بڑھے ہیں یہ سب تحریک جدید کے بچے ہیں...... تحریک جدید کو زوائد میں سمجھنا درست نہیں"

عہدیداران کرام سے درخواست ہے کہ اس مالی قربانی کی امتیازی شان کے پیش نظر وصولی کی مہم کو تیز کر کے جلد از جلد سو فیصدی وصولی عمل میں لائیں- اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور حسنات دارین سے نوازے-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر110

کلاس نمبر219
ریکارڈ شدہ یکم نومبر1996ء

اردو کلاس کی مقبولیت

حضور انور نے فرمایا:۔

میں دورے پہ گیا ہوا تھا سب جگہ لوگوں نے اردو کلاس کو بہت پسند کیا ماؤں نے بتایا ہے کہ ہمارے بعض بچے تو ہر وقت انتظار کرتے ہیں کہ اردو کلاس آئے ان کو دیکھ کے اتنا مزہ آتا ہے بڑا بچہ چھوٹا بچہ اور سب کی پیاری پیاری باتیں' بیچ میں نغمے اور آپ کے لطیفے۔

مجھے کس طرح پتہ چلا کہ جب میں چلا گیا تھا تو سب بچے اداس ہو گئے تھے؟ ٹیلی پیتھی سسٹم۔ سے میں اداس ہو گیا۔ اس لئے مجھے یقین تھا کہ بچے بھی اداس ہیں۔ اردو کلاس مجھے بہت یاد آتی ہے۔ جب میں باہر جاتا ہوں نا۔ آپ سارے بچے' بڑے بچے چھوٹے چھوٹے بچے سب یاد آتے ہیں۔

اب یہ اردو کلاس سے زیادہ فیچر بن گیا ہے۔ آج ہی ایک بچے کی ماں آئی ہوئی تھیں انہوں نے بتایا کہ میرا بچہ تو کہتا ہے بس اردو کلاس ہی دکھاؤ اور سارے بچوں کا یہی حال ہے وہاں بھی ناروے میں بھی سویڈن میں بھی اور بچوں کا کیا بڑوں کا بھی یہی حال ہے۔

پاکستان سے ہمارے بعض رشتے دار آئے ہوئے تھے۔ اور عمر میں مجھ سے بھی بڑے ہیں وہ کوئی پچھتر چھہتر سال کے ہیں۔ اور مجھے کہہ رہے تھے اردو کلاس کا بڑا مزہ آتا ہے۔ جب آڈو صاحب باتیں کرتے ہیں تو بہت مزیدار لگتے ہیں۔ ایک بچے کی ماں کہہ رہی تھی کہ میرے بچے کا تو یہ حال ہے کہ رستہ چلتے کوئی اردو کلاس کا بچہ یا بچی نظر آئے تو کہتا ہے وہ دیکھیں اردو کلاس جا رہی ہے۔

فرمایا:۔ تو اردو کلاس اچھی کلاس بن گئی ہے۔ سب لوگ دنیا والے اس سے خوش ہیں۔

عائشہ پٹھانی

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

میں نے جو مضامین آپ کے لئے اکٹھے کئے ہیں ان میں سے ایک مضمون الفضل میں چھپا ہے۔ امتہ الباسط صاحبہ بنت غلام رسول صاحب افغان کا اپنی والدہ کے متعلق ایک بہت اچھا مضمون چھپا ہوا ہے۔

سارا مضمون تو آپ کو نہیں سنایا جا سکتا...... مگر اتنا میں آپ کو سمجھا دیتا ہوں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی برکت سے یہ احمدی ہوئی ہیں۔ دوسرا میرے ساتھ ان کا تعلق یہ ہے کہ ان کے خاوند غلام رسول صاحب پٹھان میرے استاد بھی ہوتے تھے۔ اس لئے ان کے ساتھ مجھے گہرا تعلق ہے میری والدہ کو ان سے بہت تعلق تھا اور ان سے بہت دعائیں کروایا کرتی تھیں۔

انہوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے متعلق لکھا ہوا ہے۔ مضمون نگار لکھتی ہیں کہ والد اور چچا حضرت عبداللطیف صاحب کے درس میں شامل ہوا کرتے تھے۔ اور ان کے خاص مریدوں میں سے تھے۔ ایک دن عائشہ پٹھانی نے جو چھوٹی تھیں ان سے سنا کہ میں نے مشرق مغرب شمال اور جنوب ہر سمت غور و فکر کے بعد حضرت مرزا صاحب کو مہدی موعود مانا ہے اور وہ سچے مامور من اللہ ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کو گمراہی کے گڑھے سے نکالنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ اس لئے میں آپ سب کو دعوت حق پہنچاتا ہوں۔ کہ آپ بھی مامور زمانہ مہدی موعود پر ایمان لے آئیں۔

یہ صاحبزادہ حضرت عبداللطیف صاحب کے منہ سے ان کے والد نے خود سنا۔ اس طرح وہ حضرت مسیح موعود کی دعوت الی اللہ کیا کرتے تھے۔ اللہ کے فضل سے عائشہ پٹھانی بہت دعاگو تھیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی قربت کے بڑے نشان دکھائے اور ان نشانات میں سے ایک دو میں آپ کو آج سنانا چاہتا ہوں۔

ان کے سفر کی کہانی لمبی ہے کہ کس طرح تکلیفیں اٹھا اٹھا کر یہ آخر قادیان پہنچیں یہ دو نشانات جو خاص طور آپ کو بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہیں۔

مولوی غلام رسول صاحب کے ساتھ عائشہ پٹھانی کی شادی حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے کروائی تھی۔ شادی کے اخراجات بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے برداشت کئے تھے۔ اور اپنی بیٹی اور بیٹوں کی طرح ان دونوں کو رکھتے تھے۔

دو خواب

ان کی بزرگی اور نیکی کس طرح ظاہر ہوتی تھی دو خوابیں آپ کو سنانی چاہتا ہوں کہ کس طرح پوری ہوئیں۔

ایک دفعہ حضرت ام مظفر (بھائی مظفر جو امریکہ کے امیر ہیں ان کی والدہ) نے بھائی مظفر کے بارے میں درخواست کی عائشہ میرا بیٹا مظفر مقابلے کی تیاری کر رہا ہے۔ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اسے کامیابی عطا فرمائے۔ مقابلے سے مراد C.S.P سول سروس جو حکومت کی سب سے اونچی سروس تھی اس کے لئے تیاری کر رہے تھے۔

والدہ محترمہ نے بہت گریہ وزاری کی اور دعا کی تو رویا میں دیکھا کہ میاں مظفر کے بارے میں کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے کہ مقابلے کے امتحان میں پاس ہو گئے ہیں۔ والدہ محترمہ یعنی عائشہ پٹھانی سیدھی حضرت ام مظفر کے پاس گئیں اور کہا کہ مظفر پاس ہو گیا ہے مبارک ہو۔

انہوں نے کہا وہ تو ابھی امتحان میں بیٹھے ہی نہیں ہیں پاس کہاں سے ہو گئے ہیں۔

انہوں نے کہا آپ جو مرضی کہہ لیں مجھے اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ یہ پاس ہو گئے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے پھر وہ پاس ہو گئے۔

جاری ہے

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 28/اکتوبر 2000ء

12-30 a.m.	بیلجیئم پروگرام۔
1-25 a.m.	دستاویزی پروگرام۔
1-55 a.m.	خطبہ جمعہ
2-55 a.m	مجلس عرفان
4-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
4-40 a.m.	چلڈرنز کارنر
5-10 a.m.	لقاءمع العرب۔
6-15 a.m.	خطبہ جمعہ
7-20 a.m.	اردو کلاس نمبر480
8-25 a.m.	کمپیوٹر سب کے لئے
9-00 a.m.	مجلس عرفان۔
10-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
10-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
11-25 a.m.	ایم ٹی اے ماریشس۔ پروگرام۔
12-05 p.m.	دستاویزی پروگرام
12-35 p.m.	لقاءمع العرب۔
1-50 p.m.	اردو کلاس۔نمبر480
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔خبریں۔
4-40 p.m.	ڈینش سیکھیے۔
5-10 p.m.	جرمن ملاقات
6-10 p.m.	بنگالی سروس۔
7-10 p.m.	کوئز:خطبات امام
7-40 p.m.	ہفتہ وار پروگرام۔
8-00 p.m.	چلڈرنز کارنر۔
9-00 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت
10-20 p.m.	اردو کلاس نمبر481
11-40 p.m.	لقاءمع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اتوار 29/اکتوبر 2000ء

12-40 a.m.	عربی پروگرام۔
1-30 a.m.	چلڈرنز کلاس۔
2-30 a.m.	دستاویزی پروگرام۔
3-00 a.m.	جرمن ملاقات۔
4-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
4-45 a.m.	کوئز:خطبات امام۔
5-05 a.m.	لقاءمع العرب
6-05 a.m.	کینیڈین پروگرام۔
7-05 a.m.	اردو کلاس نمبر481
8-20 a.m.	ڈینش سیکھیے۔
8-55 a.m.	چلڈرنز کلاس
10-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
11-05 a.m.	کوئز۔خطبات امام۔
11-20 a.m.	جرمن ملاقات
12-15 p.m.	چائنیز پروگرام
12-40 p.m.	لقاءمع العرب۔
1-45 p.m.	اردو کلاس۔نمبر481
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔خبریں۔
4-50 p.m.	چائنیز سیکھیے۔
5-10 p.m.	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
6-10 p.m.	بنگالی سروس۔
7-10 p.m.	خطبہ جمعہ۔
8-15 p.m.	ہفتہ وار پروگرام۔
8-35 p.m.	چلڈرنز کلاس۔
8-55 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت۔
10-20 p.m.	اردو کلاس نمبر482
11-35 p.m.	لقاءمع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایک ادبی نشست

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے تحت معروف شاعر مکرم مبارک احمد صاحب عابد کے ساتھ ایک شام کا اہتمام کیا گیا یہ تقریب 5-اکتوبر2000ء کو نصرت جہاں اکیڈمی کے لان میں منعقد ہوئی جس کی صدارت محترم چوہدری محمد علی صاحب نے کی۔ مہمان خصوصی نے اپنی کئی خوبصورت نظمیں اور غزلیں دلکش ترنم سے پیش کیں۔ اس کے علاوہ خدام نے بھی ان کا کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔ آخر پر مہمان خصوصی کی خدمت میں ایک تحفہ بھی پیش کیا گیا اور دعا کے ساتھ تقریب ختم ہوئی۔

کوشش کریں کہ آپ اور آپ کے گھر کا ہر فرد MTA سے مستفید ہو

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاءالاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

مکرم چوہدری رشید الدین صاحب

قسط دوم آخر

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب سے متعلق چند یادیں

ایک بارات چک نمبر86 شمالی سرگودھا سے آئی۔ اس کے ساتھ محترم حضرت مرزا عبدالحق صاحب مولانا محمد یار عارف صاحب سابق مربی انگلستان، محترم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب اور دیگر بزرگ بھی تشریف لائے۔ دوسری بارات مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب (سابق مربی انڈونیشیا) کی تھی وہ ان دنوں جامعۃ المبشرین کے طالب علم تھے۔ ان کے ساتھ ان کے پرنسپل محترم ملک سیف الرحمن صاحب محترم مولانا غلام باری سیف صاحب، محترم سید داؤد احمد صاحب، محترم مولوی محمد احمد ثاقب صاحب، اور دیگر بزرگ تشریف لائے۔ طلباء کی ایک خاص تعداد بھی ان کے ساتھ تھی۔

رات کھانے کے بعد جب تقاریر کا وقت آیا تو حالات کچھ ایسی صورت اختیار کر گئے (تفصیل کا یہ موقع نہیں) کہ مخالفین سے مناظرہ کا میدان قائم ہو گیا۔ ہمارے کچھ مخالف لوگ مولوی حیات محمد صاحب عرف کھودا اور سرگودھا شہر کے ایک خطیب کو گاؤں میں لے آئے۔ چوک میں سٹیج بنایا اور لاؤڈ سپیکر پر جماعت احمدیہ کے خلاف تقاریر شروع کراویں۔ انہیں سمجھانے کی کوشش کی گئی کہ اس موقع پر وعظ و نصیحت موضوع رکھیں لیکن جب وہ باز نہ آئے تو ہم نے بھی لاؤڈ سپیکر سیٹ کیا اور تقاریر شروع ہو گئیں۔ پہلے بزرگوں نے خطاب فرمایا۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے بھی آدھ گھنٹہ کی پر اثر تقریر کی اور پھر آرام کرنے کے لئے چلے گئے۔ تاہم تقاریر کا سلسلہ ساری رات جاری رہا۔ ہماری طرف تو تقریر کرنے والوں کی اتنی تعداد تھی کہ باری ملنا مشکل ہو رہا تھا جبکہ مخالفین کی طرف سے بولنے والے صرف دو ہی تھے۔ بارہ بجے رات تک تو وہ کچھ بولتے رہے پھر ان کے گلے بیٹھ گئے اور بولنا بند ہو گئے۔ کبھی کبھار کوئی بات کرنے یا کوئی اعتراض اٹھاتے۔ محترم مولوی غلام باری سیف صاحب محترم قریشی نذیر احمد صاحب ملتانی اور مولانا محمد یار عارف صاحب نے حیات محمد صاحب کھودا کا جواب دیا تمام اہم موضوعات پر سیر حاصل بحث ہوئی اور ہر سوال اور اعتراض کا جواب دیا گیا۔ آخر مولوی حیات محمد صاحب کھودا اٹھے اور تھکے ماندے لہجہ میں کہا کہ "توفی" کے لفظ پر ہم نے بہت بحث کی ہے۔ جناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری یہاں موجود ہیں۔ آپ بہت بڑے عالم فاضل ہیں۔ عرب ممالک میں بھی رہے ہیں اور عربی زبان کے بھی ماہر ہیں میری خواہش ہے کہ وہ خالص علمی نقطہ نظر سے اس لفظ کی تشریح فرمائیں اس سے ہم سب کو فائدہ ہو گا۔

ایک مخالف مولوی کے منہ سے یہ بات نکلنا حیران کن امر تھا۔ ایک شدید معاند آپ کے علم و فضل کا اقرار کر رہا تھا۔ حضرت مولوی صاحب اس وقت تہجد کے نوافل ادا کر رہے تھے۔ فارغ ہو کر آپ سٹیج پر آئے۔ پہلے تو آپ نے عربی لغت کے لحاظ سے لفظ "توفی" کے معنی اور تشریح بیان کی اور ادب عربی سے مثالیں دے کر اس پر سیر حاصل بحث کی۔ نیز اس بارہ میں حضرت مسیح موعود کے نقطہ نگاہ کی صداقت کو ثابت کیا۔ اس کے بعد آپ نے حقانیت احمدیت پر علم و عرفان سے پر ایسی برجستہ تقریر فرمائی کہ لوگ مسحور ہو گئے۔ مخالفین کی طرف بھی مکمل خاموشی تھی۔ رات کا آخری پہر تھا ہر طرف سکوت اور سناٹا تھا سب لوگ ہمہ تن گوش تھے اور حضرت مولوی صاحب کی پر شوکت آواز جادو جگا رہی تھی۔ دلائل اور براہین سے شکوک رفع ہو رہے تھے۔ حقائق اور بینات سے صداقت آشکارا ہو رہی تھی۔ علم و عرفان کا دریا بہہ رہا تھا۔ عملاً ظاہر ہو گیا کہ باطل بھاگ گیا ہے اور حق پوری شان سے غالب آگیا ہے۔ حضرت مولانا صاحب کی یہ تقریر بھی ایک شاہکار تھی جس کی یاد مدتوں لوگوں کے ذہن میں قائم رہی اور دیہاتیوں میں مولوی اللہ دتہ جالندھری کا تذکرہ بڑی محبت اور چاہت سے ہوتا رہا۔

خلافت احمدیہ کے فدائی

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کے اعلیٰ اوصاف میں سے ایک خاص وصف یہ تھا کہ آپ خلافت احمدیہ کے شیدائی تھے۔ خلیفہ وقت سے قریبی اور خادمانہ تعلق ہر حال میں استوار رکھتے اور آپ کی یہ شدید خواہش اور کوشش ہوتی تھی کہ آپ کے شاگردوں کو بھی یہ برکت حاصل رہے۔ اس غرض کے لئے آپ ہر مناسب موقعہ پر حضور کی خدمت اقدس میں جامعہ احمدیہ میں رونق افروز ہونے کے لئے درخواست کرتے۔ ہمارے زمانہ طالب علمی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کئی دفعہ جامعہ میں تشریف لائے اور تقاریب میں شرکت فرمائی۔ حضرت مولوی صاحب کی نوازش سے خاکسار کو کئی مرتبہ حضور کے میز پر خدمت کرنے اور حضور کے لئے چائے تیار کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

ایک دفعہ تو حضور بغیر کسی تقریب کے تشریف لائے۔ ان دنوں جامعہ کی موجودہ جگہ عمارت زیر تعمیر تھی اور اس کے سامنے دارالبرکات کی ایک کوٹھی میں کلاسیں لگتی تھیں۔ حضور وہیں تشریف لائے۔ طالب علم بھی تھوڑے ہی تھے جو ایک بڑے کمرہ میں جمع ہو گئے۔ حضور نے سب سے ملاقات کی تعارف حاصل کیا اور حالات دریافت فرمائے۔ اس موقع پر حضور نے طلباء کو نصیحت فرمائی کہ ہر ایک اپنی دلچسپی کے مطابق کوئی نہ کوئی ہابی ضرور اختیار کرے تاکہ اس کے ہاتھ میں کوئی ایک ہنر آجائے۔ حضور نے چند طلباء سے انکا رجحان بھی دریافت فرمایا۔ اپنی باری آنے پر میں نے زراعت میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ حضور نے کمال شفقت سے فرمایا کہ کل سے آپ ہمارے ساتھ احمد نگر فارم پر جایا کریں (حضور عصر کے بعد قریباً ہر روز اس جگہ تشریف لے جایا کرتے تھے جو اب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا فارم ہے) محترم جناب سید عبدالرزاق شاہ صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ماموں) ہمارے استاد مقرر ہوئے۔ زراعت کے سلسلہ میں کئی تجربات اور کام ان کی نگرانی میں ہوئے۔ حضور نے مجلس مشاورت 1956ء میں اس کام کی تعریف فرمائی (تاریخ احمدیت جلد نمبر17 ص450) اس طرح قریباً دو سال کا یہ عرصہ حضور کی شفقت اور قربت میں گزرا۔ یہ سب کچھ حضرت مولانا صاحب کی مہربانی اور کوشش ہی سے میسر آیا۔ جب بھی یہ باتیں یاد آتی ہیں آپ کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔

دریائے چناب پر پکنک

ایک دفعہ حضرت مولانا صاحب نے طلباء جامعہ کے لئے دریائے چناب پر پکنک کا پروگرام ترتیب دیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو بھی اس میں شامل ہونے کے لئے راضی کر لیا۔ حضور عصر کے بعد دریا پر تشریف لائے اور طلباء میں رونق افروز ہوئے۔ چائے کے بعد ہلکی پھلکی باتیں ہونے لگیں۔ بعض طلباء نے لطائف بھی سنائے حضور محظوظ ہوئے۔

الوداع کے وقت دریا سے موٹر کار تک حضور کے ساتھ جو چند لوگ گئے خاکسار بھی ان میں شامل تھا۔ اس موقعہ پر وسمہ کے بارہ میں بات ہونے لگی۔ حضرت مولوی صاحب نے کہا کہ حضور جو وسمہ لگاتے ہیں وہ بہت عمدہ ہے۔ حضور! اس کا نسخہ کیا ہے؟ اس پر محترم میاں غلام محمد اختر صاحب (ناظر اعلیٰ ثانی) نے کہا مولوی صاحب! یہ نسخہ نہ پوچھیں۔ یہ بہت مہنگا ہے۔ محترم مولوی صاحب نے جواباً کہا مہنگا ہونے کی کوئی بات نہیں۔ اختر صاحب! نسخہ تو معلوم ہونے دیں۔ اس پر حضور نے فرمایا ہاں اختر صاحب! مولوی صاحب کو مہنگائی کی کوئی پرواہ نہیں جہاں کئی اور الاؤنس طلب کر رکھے ہیں وہاں ایک وسمہ الاؤنس بھی مانگ لیا جائے گا۔ موقعہ ہنسی خوشی کا تھا۔ مولوی صاحب نے بھی فائدہ اٹھایا اور عرض کیا حضور! اگر پہلے الاؤنس منظور ہو گئے ہیں تو یہ بھی مل جائے گا۔ اتنے میں موٹر سامنے آگئی اور حضور مسکراتے ہوئے اس میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے۔

طالب علموں سے محبت

طالب علمی کے زمانہ ہی کی بات ہے۔ ایک دفعہ محترم مولوی محمد شفیع اشرف صاحب (سابق ناظر امور عامہ) اور خاکسار قادیان گئے۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب ہم سے کئی دن پہلے ہی وہاں تشریف لے جا چکے تھے۔ آپ کا قیام دارالمسیح میں تھا۔ ہم دارالضیافت میں ٹھہرے۔ آپ کے ارشاد کے مطابق ہمارا طریق یہ تھا کہ ناشتہ کرنے کے بعد ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے پھر آپ کی معیت میں کبھی مقامات مقدسہ کی زیارت ہوتی اور کبھی محلہ جات کی سیر۔ اسی سیر کے دوران میں ہمیں آپ کا مکان بھی دیکھنے کا موقع ملا۔ ایک دن جو ہم حاضر ہوئے تو آپ نے ایک ڈش ہمارے سامنے رکھ دی۔ فرمایا کہ میرے ناشتہ کے وقت یہ ڈش بھی کہیں سے آگئی تھی۔ میں نے اس میں سے تھوڑا سا لے کر کھانا شروع کیا تو بہت لذیذ لگا۔ مجھے آپ دونوں یاد آگئے۔ میں نے مزید کھانا ترک کر دیا اور ڈش واپس بھجوانے کی بجائے آپ کے لئے رکھ لی۔ ہم آپ کی شفقت پر نہال ہو گئے۔

قادیان میں قریباً ہر روز کوئی نہ کوئی دوست حضرت مولوی صاحب کو دعوت پر بلاتے تھے۔ آپ کی خواہش ہوتی کہ ہمیں بھی ساتھ بلایا جائے دعوت بے شک نہایت سادہ ہو۔ اس طرح اپنے قیام کے عرصہ میں ہمیں حضرت مولانا صاحب کی مجلس اور درویشان قادیان کی چائے سے لطف اندوز ہونے کا بہت موقع ملا۔ جزاھم اللہ خیراً۔

دو نامور مصنفین سے ملاقات

آخر 1958ء تا 1961ء خاکسار بطور مربی

سلسلہ کوئٹہ میں مقیم رہا۔ اس عرصہ میں استاذی المکرم حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کئی دفعہ یہاں تشریف لائے۔ آپ عموماً محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کے ہاں قیام فرماتے۔ مکرم شیخ صاحب بہت مہمان نواز اور مخیر انسان تھے۔ بزرگان سلسلہ کا بہت احترام کرتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب کو ان کے ہاں ہر طرح سے آرام اور احترام حاصل ہوتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت مولانا صاحب کوئٹہ پہنچے تو ریلوے سٹیشن سے سیدھے خاکسار کے ہاں قیام کے لئے تشریف لے آئے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی تاہم دل میں یہ حیرت بھی تھی کہ آپ نے ایک پرفضا بنگلہ پر ایک مربی کی سادہ رہائش گاہ کو ترجیح کیوں دی۔ اگلے دن کسی دوست کے استفسار پر آپ نے خود ہی وضاحت فرما دی کہ اس دفعہ میں محض ذاتی کام یعنی رسالہ الفرقان کی توسیع اشاعت کے لئے آیا ہوں اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے شاگرد کے ہاں قیام کروں اور ذاتی مہمان بن کر رہوں۔ خاکسار کی شادی اسی سال ہوئی تھی۔ میری بیوی کے علاوہ میرا چھوٹا بھائی عزیز بشیر احمد بھی وہیں تھا جو کالج میں زیر تعلیم تھا۔ ہمیں آپ کی خدمت کے اس موقع سے بڑی خوشی اور سکون ملا۔ آپ کی وجہ سے گھر میں رونق لگی رہتی تھی۔ احباب جماعت آپ کے پاس آتے۔ گفتگو ہوتی چائے کا دور چلتا اور خوب علمی محفل جمتی۔ احباب جماعت نے ذاتی کے علاوہ جماعتی لحاظ سے بھی خوب فائدہ اٹھایا۔ درس و تدریس اور تقاریر کا ہم روز کوئی نہ کوئی پروگرام بنا لیتے اور حضرت مولانا صاحب بشاشت قلب سے فیض پہنچاتے۔ قریباً دس روز آپ نے خوش و خرم قیام فرمایا۔ الفرقان کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں بھی بفضل خدا بڑی کامیابی ہوئی احباب نے خوب تعاون کیا۔ اس طرح آپ کامیاب و کامران واپس تشریف لے گئے۔

1960ء کے موسم گرما میں حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب اور حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کوئٹہ میں قیام فرما تھے اور دونوں بزرگ جماعت کی تربیت اور اصلاح و ارشاد کے کام میں مصروف تھے۔ اس سلسلہ میں جماعت کی طرف سے یکے بعد دیگرے تقاریب منعقد ہو رہی تھیں۔

انہی دنوں ایک شام ملک کے دو نامور مصنف جناب مولانا محمد حنیف ندوی صاحب اور جناب رئیس احمد جعفری صاحب خاکسار کے ہاں تشریف لائے۔ انہیں چند کتب کی ضرورت تھی۔ فرمایا کہ اور کہیں سے مل نہیں رہی تھیں ہمیں یہی امید تھی کہ احمدیہ جماعت سے مل جائیں گی۔ وہ کچھ دیر ٹھہرے ان سے گفتگو بڑی دلچسپ رہی۔ میں نے کہا کہ آپ کسی دن ہماری طرف سے باقاعدہ دعوت چائے پر تشریف لائیں۔ ہمارے دو بزرگ مربیان بلاد عربیہ ان دنوں یہاں قیام فرما ہیں۔ ان سے آپ کی ملاقات دلچسپی کا باعث ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو حاضر ہو کر اپنی باری دے چکے ہیں۔ اب آپ کی باری ہے۔ آپ سب ہمارے ہاں ضرور تشریف لائیں۔ بزرگ علماء کا استقبال کر کے ہمیں بڑی خوشی ہوگی۔۔۔ دونوں نامور مصنفین اس سال موسم گرما میں بسلسلہ تصنیف کوئٹہ تشریف لا کر ریاست خیرپور کے مہمان خانہ "خیرپور ہاؤس" میں قیام پذیر تھے۔ خاکسار نے اپنے بزرگوں سے پروگرام طے کیا اور انہیں مطلع کر دیا کہ کل ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ 3 ستمبر کو حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب' حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب' حضرت مولانا ارجمند خان صاحب اور خاکسار گیارہ بجے خیرپور ہاؤس پہنچے۔ ایک کھلے کمرہ میں بڑا سا تخت پوش بچھا تھا اور دونوں حضرات کتابیں پھیلائے اور تکیے لگائے تصنیف میں مصروف تھے اور پاس ہی چند کرسیاں پڑی تھیں۔ انہوں نے بڑی خندہ پیشانی سے ہمارا استقبال کیا اور چائے وغیرہ سے تواضع کی۔ قریباً ایک گھنٹہ تک نہایت خوشگوار ماحول میں علمی گفتگو ہوتی رہی۔ چوٹی کے علماء کا بلا تعصب علم افزا تبادلہ خیالات بہت ہی دلچسپ تھا۔ ابتداء میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے بارہ میں بات چیت ہوئی۔ مولانا ندوی صاحب نے حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے بیان کیا کہ اب نظر آنے لگ گیا ہے کہ مغربی دنیا جلد ہی اسلام کی فوقیت کو ماننے لگ جائے گی۔ ان حالات سے جو جماعت فائدہ اٹھائے گی وہ کامیاب رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ حالات کی یہ تبدیلی قریباً ساٹھ سال سے شروع ہے۔ ہمارے علماء نے انہیں بتایا کہ یہی وہ زمانہ ہے جب بانی سلسلہ احمدیہ نے دعویٰ فرمایا اور خدا تعالیٰ کی تائید سے دین حق کے غلبہ برادیان دیگر کے لئے بے مثال تحریری اور تقریری کام کیا۔ آپ نے اس سلسلہ میں عظیم الشان لٹریچر کے علاوہ ایسی فعال جماعت تیار کی جو اس راہ میں تن من دھن سے قربانیاں کر رہی ہے۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کام کے نتائج نمایاں طور پر ظاہر ہونے لگے ہیں۔ حضور کی پیشگوئی کے مطابق انشاء اللہ دین حق کا غلبہ بڑھے گا اور تین سو سال میں مکمل طور پر سارے عالم پر محیط ہو جائے گا۔ اس موقع پر ہر دو قابل مصنفین نے کھلے دل سے تسلیم کیا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اشاعت دین حق کے لئے اپنی جماعت میں جو لگن اور جوش پیدا کر دیا ہے اس کی مثال ملنا مشکل ہے اور اس جماعت کی دینی مساعی قابل رشک ہے۔

جناب مولانا محمد حنیف ندوی صاحب نے فرمایا کہ سب مسلمان فرقوں میں کچھ نہ کچھ خوبیاں ہیں۔ ہر ایک کی خوبی اور اچھائی دیکھنی اور اپنانی چاہئے۔ تعصب اور عناد نہیں ہونا چاہئے۔ انہوں نے اپنی مثال دی اور کہا کہ سنت پر عمل کے لحاظ سے میں تھوڑا حنفی ہوں۔ آل رسول کی محبت کی وجہ سے کچھ شیعہ ہوں۔ اسی طرح تھوڑا سا اہل حدیث اور اہل قرآن بھی ہوں۔ اس پر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے گرہ لگائی کہ حضرت اس طرح تو آپ تھوڑے سے احمدی بھی ہوں گے۔ جناب مولانا ندوی صاحب نے کہا ہاں ہاں میں تھوڑا سا احمدی بھی ہوں کیونکہ میں وفات مسیح کا قائل ہوں۔

گھنٹہ بھر مفید اور معلومات افزا گفتگو کے بعد یہ دلچسپ اور خوشگوار محفل جب ختم ہوئی تو اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ حسب موقع پھر ملاقات ہونی چاہئے۔

یاد رہے کہ حضرت مولانا صاحب نے ربوہ آ کر اس ملاقات کا تذکرہ ایک مختصر نوٹ کی صورت میں رسالہ الفرقان میں شائع کر دیا تھا۔

بیرون ملک جانے والے مربی پر شفقت

1961ء میں خاکسار کا تقرر بطور مربی سلسلہ نائجیریا کے لئے ہوا۔ ان دنوں عام طور پر ربوہ سے مربیان کی روانگی بذریعہ چناب ایکسپریس ہوتی تھی اور احباب ربوہ کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر جمع ہو کر دعا میں شامل ہوتے اور انہیں الوداع کہتے تھے۔ خاکسار کی روانگی کے دن بھی دوست احباب خاصی تعداد میں سٹیشن پر موجود تھے۔ بعض دوسرے بزرگوں کے علاوہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب بھی تشریف فرما تھے۔ ریل گاڑی آنے کا وقت قریب آیا تو معلوم ہوا کہ گاڑی سوا گھنٹہ لیٹ ہے۔ اس پر اکثر لوگ دعا اور ملاقات کے بعد سٹیشن سے چلے گئے میرے عزیز اور کچھ دوست احباب ساتھ رہ گئے۔ حضرت مولانا صاحب بھی تشریف نہ لے گئے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کو لمبے انتظار سے زحمت ہوگی۔ آپ تشریف لے جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تو آپ کو روانہ کرنے کے بعد ہی جاؤں گا۔ مکرم سٹیشن ماسٹر صاحب کے تعاون سے ہم لوگ ان کے کمرہ اور برآمدہ میں بیٹھ گئے اور باتیں ہونے لگیں۔ تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ چند نوجوان چائے اور بسکٹ وغیرہ لے آئے ہیں اور سب احباب کے سامنے رکھ رہے ہیں ہم کوئی بیس پچیس آدمی تھے۔ معلوم ہوا کہ یہ سب انتظام حضرت مولانا صاحب کی طرف سے تھا۔ آپ نے خاموشی سے آدمی بھجوا دیئے جو ہوٹل سے چائے لے آئے۔ آپ نے فرمایا کہ وقت گزارنے کے لئے چائے کا دور اچھا رہتا ہے اور ایک مربی کی روانگی کے وقت تو یہ موجب ثواب ہے۔ اور واقعی وقت گزرنے کا احساس بھی نہ ہوا۔

عجیب اتفاق کی بات ہے کہ 1973ء میں دوسری مرتبہ خاکسار کی روانگی برائے لائبیریا کے وقت بھی بالکل اسی طرح ہوا۔ اسی طرح چناب ایکسپریس لیٹ تھی اور ہم پھر حضرت مولانا صاحب کی مجلس چائے اور دعاؤں سے فیضیاب ہو کر روانہ ہوئے۔ ایک شاگرد کے لئے آپ کی یہ شفقت ہمیشہ یاد رہی۔

تحریک وقف عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی سربراہی میں جب وقف عارضی اور تعلیم القرآن کا کام شروع ہوا تو ابتداء اس کا دفتر احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ہی تھا۔ دفتر میں کام کرنے والے کچھ تو واقفین عارضی ہوتے۔ دو تین بزرگ لمبے عرصہ کے لئے واقفین عارضی تھے۔ حضرت مولانا صاحب کے نائب کے طور پر ایک مربی سلسلہ کا تقرر تین ماہ کے لئے ہوتا تھا۔ تین ماہ کے بعد دوسرے مربی آ جاتے۔ اپنی باری پر جب خاکسار کا تقرر دفتر وقف عارضی میں ہوا تو تین ماہ کے آخر میں حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ اب دفتر کا کام کچھ بہتر چلنے لگا ہے تو آپ جانے والے ہیں۔ آپ کا یہاں مزید قیام مفید ہوگا۔ اگلے دن آپ نے حضور سے مزید تین ماہ کے لئے منظوری حاصل کر لی۔ یہ مدت گزرنے پر پھر تین ماہ کے لئے منظوری مل گئی۔ تیسری ٹرم ختم ہونے کے قریب تھی کہ ایک دن حضور معائنہ کے لئے دفتر میں تشریف لائے (ابتدائی زمانہ میں حضور اس کام میں بہت دلچسپی لیتے تھے یہاں تک کہ واقفین عارضی کے جو وفود باہر جماعتوں میں بھجوائے جاتے تھے ان کے امیر وفد کا تقرر حضور خود فرماتے تھے) معائنہ کے بعد حضور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا تو حضرت مولانا صاحب نے عرض کی کہ حضور کام تو اب بہت اچھی طرح چل رہا ہے بس ایک گزارش ہے کہ رشید الدین کو یہاں مستقل طور پر مقرر فرما دیا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ کام تو ٹھیک ہے لیکن مربی کا یہاں مستقل تقرر میری سکیم کے خلاف ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ باری باری زیادہ مربی یہاں آئیں تاکہ وہ اس سکیم سے واقف ہو کر اور تجربہ حاصل کر کے جب اپنے علاقوں میں واپس جائیں تو بہتر کام کر سکیں۔

صدارت کے عہدے کے لئے سب سے زیادہ لمبی سماجی چھلانگ

کچرل رامن نارائن کی جولائی 1997ء میں بھارت کے دسویں صدر کے طور پر افتتاحی تقریب ہوئی۔ باوجود اس کے کہ وہ ایک اچھوت خاندان میں پیدا ہوئے جو کہ بھارت کے ذات پات کے سسٹم میں سب سے نچلی ذات سمجھی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ غربت کے بھی شکار تھے۔

اگرچہ ذات پات کا امتیاز 1947ء سے ہی غیر قانونی قرار دے دیا گیا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسے بھارتی سماج سے کبھی بھی کالعدم نہیں کیا جا سکا۔

مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب۔ انچارج گلشن احمد نرسری

گل داؤدی Chrysanthemum

گل داؤدی انسان کی حسن شناسی اور اس کے احساسِ جمال کا قدیم ترین ثبوت ہے۔ اس پھول کا بوٹینکل Botanical نام کریسینتھیمم Chrysanthemum ہے جو لاطینی کے دو الفاظ کرائی سس Chrysos اور اینتھی مون Anthemon سے مرکب ہے۔ ان الفاظ کے معنی سنہرا اور پھول کے ہیں۔ ابتدا میں اس پھول کا رنگ زرد تھا جس کی وجہ سے سائنسی زبان میں Chrysanthemum (طلائی مہر) کے نام سے موسوم ہوا۔ اس پھول کا عربی نام باسوم ہے اور ایران میں اس کو گل داؤدی کہتے ہیں۔ گل داؤدی کو 500 ق۔م میں چین میں کنفیوشس نے چنا اور اسے باغ کی زینت بنایا۔ چینی اور جاپانی لوگوں نے سب سے پہلے اسے کاشت کیا۔ گل داؤدی مرکب پھولوں کے خاندان Compositae کی ایک منفرد جنس ہے۔ گل داؤدی کا جدید نام Dendrenthemum Grandiflora ہے۔

زمین کی تیاری اور پودے لگانا

گل داؤدی کو نہایت زرخیز مٹی کی ضرورت ہوتی ہے جس میں بہت سا نامیاتی مادہ (دیسی کھاد مثلاً گوبر وغیرہ) ملایا گیا ہو۔ اگر ممکن ہو تو زمین کی تیاری دسمبر سے شروع کر دیں۔ اس کے لئے ایسی زمین چنیں جس کی اچھی طرح نکاسی ہو سکے کیونکہ گل داؤدی ایسی زمین میں نہیں اگتے جہاں پانی کھڑا رہے۔ کھلی جگہ اور روشن زمین ہو یعنی دھوپ والی ہو۔ تیز ہواؤں سے گل داؤدی کو بچانا بہت ضروری ہے۔ زمین کی تیاری کے لئے گلی سڑی گوبر کی کھاد لیں اور اسے اچھی طرح مٹی میں ملا دیں۔ پانی دینے کے بعد جب زمین پر وتر آئے تو اس کی (تلائی) گوڈی کریں اس طرح جڑی بوٹیاں تلف ہو جائیں گی۔ اور بائیو کاشت میسر آسکے تو زمین کی تیاری میں بائیو کاشت ڈالیں۔ بائیو کاشت ڈالنے سے پودے کی صحت پر اچھا اثر پڑے گا اور نسبتاً کم بیماری کا شکار ہو گا۔

جنوری اور فروری میں گل داؤدی کے نئے پودے لگا دیں۔ یاد رکھیں کہ پاکستان میں زیادہ تر گل داؤدی بیج کی بجائے Suckers یعنی جڑوں کے ذریعہ لگائے جاتے ہیں۔ دسمبر میں جب گل داؤدی کے پھول ختم ہو جائیں تو گملے میں اس کے Suckers نکال لیں۔ ہر گملے میں چھوٹے چھوٹے گل داؤدی کے پودے نظر آئیں گے انہیں احتیاط سے نکال لیں۔ باریک نوک والے کھرپے یا درانتی سے یہ پودے اس طرح نکالیں کہ اس کے ساتھ کچھ جڑیں بھی ہوں۔ ان چھوٹے پودوں کو زمین میں 2 X 2 فٹ کے فاصلہ پر لگا دیں اور باریک چھاننی والے فوارے سے پانی دیں۔ پودہ جب 4 انچ کا ہو جائے تو اسے ٹوک دیں۔ اس طرح پودے پر بہت سی شاخیں نکلیں گی اور یہ پودہ ایک منظم انداز میں بڑھے گا۔ دوران سال کم از کم 5 مرتبہ پودے کو ٹوک دینی ہے یعنی اس کو بڑھنے سے روکنا ہے۔ اگر آپ کا مقصد بہترین پھول حاصل کرنا ہے اور آپ مناسب وقت نہیں دے سکتے تو اس کے لئے آپ گھر میں آبشاری داؤدی Cascade Chrysanthemum لگائیں۔ اسے صرف ایک دو دفعہ ٹوک دینی پڑے گی اور آخر میں صرف چھڑی کا سہارا دینا پڑے گا۔ آبشاری پودے گھنی جھاڑیوں کی شکل میں اگیں گے اور ان پر پھولوں کے بہت سے گچھے ہوں گے۔

گل داؤدی اگر زمین میں لگایا گیا ہے تو اسے جون کے آخر میں گملوں میں منتقل کر لیں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ بارشیں شروع ہونے سے پہلے گل داؤدی زمین سے نکال لیں ورنہ تمام پودے خراب ہو جائیں گے۔

گملے میں لگانا

اگر آپ گملوں میں گل داؤدی تیار کرنا چاہتے ہیں تو Suckers یعنی جڑوں کو جنوری میں 4 انچ گملے میں لگا دیں اور مارچ میں یہ پودا 7 انچ گملے میں منتقل کر دیں۔ گملے میں عمدہ تیار شدہ مٹی ڈالیں جس میں پتوں کی کھاد گوبر کی پرانی کھاد اور دریا کی مٹی یعنی بھل شامل ہوں۔ جون یا جولائی میں یہ پودے 12 انچ یا 14 انچ گملے میں لگا دیں اور پھر پھول آنے تک گل داؤدی 14 انچ گملے میں رہنے دیں۔ ان کے علاوہ 50 سے زائد رنگوں پر مشتمل گل داؤدی موجود ہیں۔ گل داؤدی کے ماہرین نے ہر رنگ کے اعتبار سے گل داؤدی کو الگ نام دیا ہے۔ مثلاً اکہری اقسام کے پیلے پھول جن کے گرد پتیوں کی صرف ایک لائن ہوتی ہے اور پتیاں چوڑی ہوتی ہیں۔ یہ پھول درمیان سے پن کشن Pin Cusion کی طرح ابھرا ہوتا ہے۔ اس قسم کے پیلے رنگ کے گل داؤدی کو ماہرین نے Connic Vink کا نام دیا ہے۔

بیماریوں سے بچاؤ

کیاریوں سے عموماً ٹمک (Temic) کا چھڑکاؤ کرکے بیماریوں کا تدارک کریں۔ پتوں اور شاخوں پر بیماری کے آثار ظاہر ہونے لگیں اور کیڑوں کا حملہ ہو تو اس صورت میں میٹاسٹاکس اور پھپھوندی کے لئے Benlate کا سپرے کریں۔ نومبر میں جب ڈوڈیاں بن رہی ہوں تو میٹاسٹاکس کا سپرے کر دیں کیونکہ پھول آنے کے بعد سپرے نہیں ہو سکے گا۔

چند عمومی ہدایات

گل داؤدی کے لئے پتوں کی کھاد بہت ضروری ہے۔ پتوں میں ٹاہلی اور آم کے پتوں کی کھاد بنا لیں تو یہ کھاد پودوں پر بہت ہی اچھا اثر ڈالے گی۔ اگر آپ ایک پھول والے نمائشی پودے بنانا چاہتے ہیں تو شروع سے ڈبل اقسام کے گل داؤدی کی تمام ٹہنیاں کاٹ دیں اور صرف ایک ہی شاخ رہنے دیں۔ اکتوبر اور نومبر میں جب پھول آنے لگیں تو اس شاخ پر صرف ایک ڈوڈی رہنے دیں اور باقی تمام ڈوڈیاں ہاتھ سے توڑ دیں۔ اس طرح ایک شاخ پر ایک خوبصورت پھول لگے گا جو نمائش کے قابل ہو گا۔

پاکستان میں گل داؤدی کی نمائش

ہر سال دسمبر میں پاکستان کے مختلف شہروں میں گل داؤدی کی نمائشیں لگائی جاتی ہیں جس میں انعامات بھی دیئے جاتے ہیں۔ سب سے بڑی نمائش اسلام آباد میں لگائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ لاہور اور فیصل آباد میں بھی نمائشیں لگائی جاتی ہیں۔ 1998ء میں گلشن احمد نرسری کے زیر اہتمام بھی گل داؤدی کی نمائش لگائی گئی۔ اگلے سالوں میں بھی یہ نمائش لگائی جائے گی۔ انشاء اللہ۔ اس نمائش میں تمام احباب اپنے تیار کئے ہوئے گل داؤدی رکھوا سکتے ہیں۔ اول' دوم اور سوم آنے والے احباب کو انعامات بھی دیئے جائیں گے۔ اگر آپ گل داؤدی کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ایک کتابچہ گل داؤدی کے نام سے گلشن احمد نرسری نے شائع کیا ہے۔ اس کتابچہ سے آپ کو مطلوبہ معلومات مل سکتی ہیں۔

اپنے گھر میں کم از کم تین پھلدار پودے لگائیے۔ گلشن احمد نرسری سے فائدہ اٹھایئے

ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب

صدیق شاکر صاحب چلے گئے ہیں

آنکھیں اشکبار ہیں۔ دل سوگوار ہے۔ صدیق شاکر اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔ خبر ملی ہے مگر یقین نہیں آ رہا۔ دسمبر 99ء میں اپنے بیٹے کی تقریب ولیمہ پر انہوں نے ہی دعا کرائی تھی۔ ملاقات بھی ایک لمبی مدت بعد ہوئی تھی۔ اللہ اپنے قرب میں جگہ دے۔

جماعت کے کاموں کا انہیں شغف ہی نہ تھا بلکہ عشق تھا۔ دن رات ہمہ تن مصروف رہتے۔ بشری تقاضوں کے تحت کبھی کوئی شکایت ہو ہی جاتی ہے لیکن انہوں نے ایک لفظ بھی کبھی نہیں کہا۔ کہ اردگرد کے کچھ لوگوں سے انہیں تکلیف پہنچی ہے۔

ہمہ تن لگن' دن اور رات' ایک ہی کام' جماعت کا کام۔ میرا تعلق ان سے دوستی کا رہا۔ دہلی دروازہ کی بیت الذکر سے علیک سلیک کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس وقت زمانہ خدام الاحمدیہ کا تھا۔ کبھی کبھی دور دراز حلقوں میں عشاء کے بعد اجلاس میں شریک ہوتے۔ نہ ان کے پاس سواری نہ میرے پاس۔ کبھی کبھی سخت تپش اور گرمی میں دوپہر کے وقت جوتیاں گھسیٹتے۔ خدام الاحمدیہ کے کسی حلقہ کے اجلاس میں پہنچ جاتے۔ بیت الذکر کے قیام کے بعد اکثر پروگرام وہاں ہی بعد نماز جمعہ طے کرتے۔ ویسے ہمارا اڈہ نیلا گنبد میں موسیٰ اینڈ سنز کی دکانیں تھیں۔ وہیں اکٹھے ہوتے وہیں بات چیت رہتی اور جماعت کی مثبت باتیں اور ڈیوٹیوں کی باتیں ایک وقت میرے ساتھ خدام الاحمدیہ کے نائب قائد بھی رہے۔

مجھے اپنی ملازمت کے سلسلے میں لاہور سے باہر جانا پڑا اور پھر ملک سے باہر۔ لیکن شاکر صاحب کی دینی مصروفیات کم نہیں ہوئیں۔ اسی طرح سرگرم' ہمہ تن مصروف' ایک دفعہ ملک سے باہر مجھے لکھا کہ غالباً میں جماعت کے کاموں میں حصہ نہیں لیتا اور مجھے توجہ کرنی چاہئے کہ دین کے کاموں کے بغیر زندگی کیا ہے۔ شروع ملازمت کے زمانے میں ایک دفعہ ملازمت منقطع ہو گئی تھی۔ لیکن ملتے ہم باقاعدہ تھے اور دعاؤں پر زور رہتا تھا۔ پھر ملازمت بحال بھی ہوئی اور سپرنٹنڈنٹ کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔

میرے ساتھ ان کا رشتہ مخلصانہ تھا۔ کبھی منفی پہلو کو نہ دیکھا اور نہ اشارۃً و کنایتاً ذکر بھی کیا۔ اپنے دفتر سے بے شمار درخواستیں میرے لئے ٹائپ کر دیا کرتے تھے بلکہ ان کے ساتھی نے ایک دفعہ کہا کہ جتنا بے لوث کام میرے لئے کرتے ہیں۔ شاید کوئی معاوضہ لے کر بھی اتنا کام نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ جزا دے۔ اور درجات بلند کرے۔ نیز پسماندگان کا حافظ و ناصر رہے۔

جانا تو سب کو ہی ہے ایک وقت۔ لیکن نیلا گنبد اڈے کے گروپ کے لئے ایک عجیب سبق ہے اپنے اللہ سے لو لگا لیں پتہ نہیں اب کس کی باری آنی ہے۔

پانی کو ضائع ہونے سے بچائیے

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

تارپیڈو

تارپیڈو ایسا راکٹ یا بم ہے جو زیر آب بحری جہازوں اور آبدوزوں پر حملہ کر کے انہیں تباہ کرتا ہے۔ موجودہ زمانے کا تارپیڈو اتنا زیادہ پیچیدہ نظام اپنے اندر رکھتا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ بر سطح آب اور زیر آب تیزی سے سفر کرنے والے جنگی بحری بیڑے اور آبدوزیں چھوٹے سے تارپیڈو کے سامنے یوں بے بس ہو جاتے ہیں جس طرح شیر یا چیتے کے سامنے کوئی موٹا تازہ بیل یا جنگلی بھینس۔ تارپیڈو اپنے شکار کو تلاش کرنے میں بہت مہارت رکھتے ہیں جبکہ خود ان کو تلاش کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔ یہاں تک کہ ایسے بحری جہاز جن کے ارد گرد مسلح جنگی جہاز پہرہ دے رہے ہوں وہ بھی تارپیڈو کی دستبرد سے محفوظ نہیں ہوتے۔ تارپیڈو ان آبدوزوں کا بھی شکار کرتے ہیں جو خود دوسرے جہازوں کا شکار کرتی پھر رہی ہوتی ہیں اور سمندر کی گہرائیوں میں چھپی ہوتی ہیں۔ ایسے بڑے بڑے بحری بیڑے جن پر جنگی جہاز اپنے دشمن پر جھپٹنے کے لئے بڑی تعداد میں موجود ہوتے ہیں خود تارپیڈو کا لقمہ بن جاتے ہیں۔

پہلے زمانے کے تارپیڈو

شروع شروع میں جنگی بحری جہازوں کے خلاف دفاع کے لئے اور عام بحری جہازوں کو ڈبو کر دشمن کو نقصان پہنچانے کے لئے جو تارپیڈو بنائے گئے آج ان کے بارے میں پڑھ کر ہنسی آتی ہے۔ سب سے پہلے ایک امریکی نے ایک بحری جہاز کو ڈبونے کے لئے یہ طریقہ استعمال کیا کہ اپنے بحری جہاز کے سامنے ایک لمبا پائپ باندھ کر اس کے سرے پر بارود بھر دیا اور اپنے جہاز کو دوسرے جہاز سے ٹکرا دیا۔ اسے غالباً بارود پھٹنے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی شاک ویوز Shock Waves کا اندازہ نہیں تھا۔ جب بارود پھٹا تو دونوں جہاز سمندر کی گہرائیوں میں بیٹھ گئے۔ 1868ء میں ایک امریکی نے پہلا کامیاب تارپیڈو بنایا جو موجودہ تارپیڈو کا جد امجد کہا جا سکتا ہے۔ اس نے ایک تارپیڈو کی شکل کا بم بنا کر اس کے پیچھے ہوا کا پریشر پیدا کر کے اس کو دشمن کے جہاز کی طرف چھوڑا۔ وہ ہوا کے دباؤ سے چلتا ہوا فاصلے پر دشمن کے جہاز سے ٹکرایا اور اسے غرق کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد تارپیڈو کی طرف بہت سے ملکوں کی نگاہ ہوئی اور انہوں نے باقاعدہ جنگی بنیادوں پر اس کی تیاری شروع کر دی۔

تارپیڈو کیسے کام کرتا ہے

تارپیڈو گول لمبے سگار Cigar کی شکل میں بنا ہوتا ہے تاکہ پانی کو چیرتا ہوا آسانی سے تیز رفتاری کے ساتھ سفر کر سکے۔ اس کے آخری سرے پر مچھلی کی طرح کے چھوٹے چھوٹے پر سے بنے ہوتے ہیں تاکہ پانی میں اپنا توازن اور سمت قائم رکھ سکے۔ اس کے چار حصے ہوتے ہیں۔ اس کے سامنے کے سرے میں ایسے آلات نصب ہوتے ہیں جو آواز کی لہروں کی مدد سے دشمن کے جہازوں اور آبدوزوں کو تلاش کرتے اور ان کا تعاقب کرتے ہیں۔ اس سے پیچھے دوسرے حصہ میں تارپیڈو کا اسلحہ خانہ ہے جس میں اسلحہ کے ساتھ ساتھ ایسے آلات بھی لگے ہوتے ہیں جو صحیح وقت پر اس اسلحہ کو چلاتے ہیں تیسرے حصہ میں تارپیڈو کو زیر آب چلانے کے لئے بجلی کی موٹر انجن اور بیٹری نصب ہوتے ہیں اور سب سے پچھلے آخری حصہ میں تارپیڈو کی رفتار سمت وغیرہ کو کنٹرول کرنے والے آلات لگے ہوتے ہیں۔ عام طور پر تارپیڈو کو ایک لمبی سی ٹیوب کے ذریعہ چھوڑا جاتا ہے جب تارپیڈو اپنے لانچر میں Launcher سے باہر آتا ہے تو ایک لیور اس کے ایندھن والے حصہ کے انجنوں کو آن کر دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی خود تارپیڈو کو چلانے والے حصے کام شروع کر دیتے ہیں اور اس کا توازن قائم رکھنے والے حصے بھی۔ جب تارپیڈو اپنی منزل مقصود کے قریب آ جاتا ہے تو اس کا بارود والا حصہ آن ON حالت میں آ جاتا ہے اور تارپیڈو کے سونر Sonar سسٹم یعنی آواز کے ذریعہ ہدف کو تلاش کرنے والے "کان" اپنا کام شروع کر دیتے ہیں۔ جونہی دشمن کے جہاز یا اس کی آبدوز کے انجنوں کی آواز تارپیڈو کے کان میں آتی ہے جو ابھی کافی فاصلہ پر ہے تو تارپیڈو دشمن کو تلاش کرنے کا راستہ یا انداز چھوڑ کر سیدھا اس کی طرف رخ کرتا ہے اور یا تو اس کے قریب پہنچ کر مقناطیسی آلات کے تحت دھماکہ سے پھٹ جاتا ہے اور یا ہدف کے ساتھ جا ٹکراتا ہے اور پھٹ کر اسے اپنے ساتھ سمندر کی تہہ میں لے جاتا ہے۔

ایک خاص قسم کا تارپیڈو قریب سے ہدف کو زیادہ درست نشانہ پر لینے کے لئے ایک تار کے ذریعہ کنٹرول کیا جاتا ہے۔ ایسے تارپیڈو کے ساتھ ایک تار کی ریل Reel لگی ہوتی ہے جوں جوں تارپیڈو چلتا جاتا ہے ریل کھلتی جاتی ہے اور تار کے ذریعہ جس جہاز سے اسے چھوڑا گیا ہے وہاں سے اسے سگنلز بھیج کر کنٹرول کیا جاتا ہے اور ٹھیک ٹھیک جس جگہ پر نشانہ لینا مقصود ہو تارپیڈو اس جگہ جا ٹکراتا ہے۔

آبدوز کے خلاف تارپیڈو

عام طور پر آبدوزیں تارپیڈو استعمال کرتی ہیں جن سے وہ جہازوں کو نشانہ بناتی ہیں۔ لیکن ایسے خاص تارپیڈو بھی بنائے جاتے ہیں جو لمبے فاصلوں سے خود آبدوزوں کا شکار کرتے ہیں۔ یہ راکٹ اور تارپیڈو کا مشترکہ نظام ہے اور اسے ASROC کہا جاتا ہے یعنی انٹی سب میرین راکٹ (ANTISUBMARINE ROCKET) یہ سسٹم لمبے فاصلوں سے زیر آب آبدوز کا ریڈار یا سونر Sonar Device سسٹم سے پتہ چلا لیتا ہے کہ اتنے فاصلہ کے اندر کہیں کوئی آبدوز موجود ہے۔ اپنے اندر لگے ہوئے کمپیوٹر کی مدد سے یہ اس کی سمت اور رفتار کا جائزہ لیتا ہے تب یہ ایک ایسا میزائل ہوا میں چھوڑتا ہے جس میں آواز کو سن کر ہدف کو تلاش کرنے اور آواز کے پیچھے پیچھے جا کر ہدف پر حملہ کرنے کا نظام موجود ہوتا ہے۔ شکار کو تلاش کر لینے کے بعد راکٹ والا حصہ تو ہوا میں ہی علیحدہ ہو کر گر جاتا ہے اور تارپیڈو آواز کے ذریعہ ہدف تلاش کرنے والے سونر سسٹم کے ہمراہ ہدف کا تعاقب کرتا ہے۔ مقررہ فاصلہ پر پہنچ کر تارپیڈو دھماکہ سے پھٹ جاتا ہے اور ساتھ ہی شکار کو لے ڈوبتا ہے۔ اسی قسم کا ایک اور تارپیڈو SUBROC کہلاتا ہے یعنی SUBMARINE ROCKET جو ایک آبدوز سے دوسری آبدوز پر داغا جاتا ہے۔ جنگ عظیم کے زمانے کے تارپیڈو جب پانی میں تیزی سے دوڑتے تھے تو سطح آب پر بلبلوں کی شکل میں یا اپنے اندر سے پیدا ہونے والی آوازوں کی صورت میں اپنی موجودگی کا پتہ دے دیتے تھے اور دشمن ان کو جل دے کر نکل جاتا تھا۔ مگر جدید تارپیڈو ان سب خامیوں سے مبرا ہیں۔ یہ اپنے پیچھے کوئی آواز یا بلبلے نہیں چھوڑتے اور بڑی خاموشی۔ تیزی اور مہارت سے ان جہازوں یا آبدوزوں کا بھی پتہ چلا لیتے ہیں جو ان سے بچنے کے لئے ادھر ادھر اپنا راستہ بدل بدل کر خاموشی سے سفر کر رہے ہوں اور یوں ان سے بچ نکلنا انتہائی دشوار ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 32991 میں بشیراں بیگم زوجہ عبداللہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2000-3-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والدین زرعی زمین 10 کنال 3 مرلہ مالیتی/112500 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی 7 تولہ بصورت حق مہر + دیگر زیورات کل وزنی 8 تولہ 6 ماشہ 4 رتی مالیتی/46950 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ بصورت زیور جو نمبر 2 میں شامل ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/6000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ بشیراں بیگم ساکن گھٹیالیاں کلاں P/O ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 نسیم احمد ساکن گھٹیالیاں کلاں ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد ساکن گھٹیالیاں کلاں ضلع سیالکوٹ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32992 میں صفیہ بیگم زوجہ مکرم مقصود احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صابو ہڈیار ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-7-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر/1000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی 20 تولہ مالیتی/100000 روپے۔ 3۔ زرعی رقبہ 6 کنال واقع کوٹلی نتھو تحصیل و ضلع نارووال

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم عبدالشکور خان صاحب اور منیرہ سیمین صاحبہ (حال جرمنی) کو 19-اکتوبر 2000ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور نے عبدالاعلیٰ عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالرشید خان صاحب صدر محلہ دارالعلوم وسطی کا پوتا اور مکرم منور احمد صاحب فاروقی دارالشکر کا نواسہ ہے۔ احباب سے بچے کے باعمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم منیر احمد صاحب بابت ترکہ مکرم سراج الدین صاحب)

مکرم منیر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری سراج الدین صاحب ساکن مکان نمبر 8/34 دارالعلوم شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ / مکان نمبر 15/6 دارالنصر غربی ربوہ برقبہ 10 مرلہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ / مکان میرے بھائی مکرم مشتاق احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- محترمہ حرمت بی بی صاحبہ (بیوہ)
2- محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
3- مکرم مبارک احمد صاحب خالد (بیٹا) وفات یافتہ
4- مکرم منور احمد آصف صاحب (بیٹا)
5- مکرم منیر احمد صاحب (بیٹا)
6- محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
7- مکرم انور احمد تبسم صاحب (بیٹا)
8- مکرم مشتاق احمد صاحب (بیٹا)
9- محترمہ ناصرہ ناہید صاحبہ (بیٹی)
10- محترمہ طاہرہ پروین صاحبہ (بیٹی)
11- محترمہ خالدہ پروین صاحبہ (بیٹی)

مکرم مبارک احمد صاحب خالد (وفات یافتہ) کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- محترمہ خورشید بیگم صاحبہ (بیوہ)
2- محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ (بیٹی)
3- محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ (بیٹی)
4- محترمہ عطیہ صاحبہ (بیٹی)
5- مکرم مبشر احمد خالد صاحب (بیٹا)
6- مکرم سلطان احمد خالد صاحب (بیٹا)
7- مکرم مظفر احمد طارق صاحب (بیٹا)
8- مکرم صادق احمد ناصر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید لکھتے ہیں۔ قریباً 6 روز سے خاکسار پراسٹیٹ گلینڈز کی وجہ سے پیشاب کی سخت تکلیف میں مبتلا ہے۔ قارئین کرام سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد اس موذی تکلیف سے نجات بخشے اور مقبول خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق مرحمت فرماتا رہے۔ نیز عاجز کی اہلیہ بھی لمبے عرصے سے بعارضہ فالج بیمار چلی آرہی ہیں ان کی کامل اور جلد صحت یابی کے لئے دعا کی عاجزانہ التماس ہے۔

○ مکرم اللہ یار صاحب صدر جماعت احمدیہ چک 163/W.B ضلع وہاڑی مورخہ 29-9-2000ء کو شدید زخمی ہو گئے تھے۔ کئی روز نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج رہنے کے بعد اب گھر آ گئے ہیں۔ ابھی پوری طرح صحتیاب نہیں ہوئے۔ بے چینی اور معدہ میں جلن کی تکلیف بھی ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم سمیع الحسن شاہ صاحب ابن مکرم حمید الحسن شاہ صاحب آف سمبڑیال ضلع سیالکوٹ جو کہ مکرم سعید الحسن شاہ صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ علی پور ضلع مظفر گڑھ کے چھوٹے بھائی ہیں' مورخہ 6-اکتوبر 2000ء کو جماعتی کام کے دوران موٹر سائیکل سے گر گئے ہیں اور چوٹیں آئی ہیں۔ احباب کرام سے اُن کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 6

مالیتی -/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/3000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صفیہ بیگم ساکن صابو بھڈیار P.O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 مقصود احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد سعید محلہ رسول پورہ نارووال۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 21 اکتوبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 43 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 23-اکتوبر۔ غروب آفتاب۔ 5-31
منگل 24-اکتوبر۔ طلوع فجر۔ 4-54
منگل 24-اکتوبر۔ طلوع آفتاب 6-16

بھارتی فوجی تیاریوں سے غافل نہیں رہ سکتے

پاکستان نے کہا ہے ہم بھارت کی فوجی تیاریوں سے غافل نہیں رہ سکتے۔ بھارت کی طرف سے ہتھیاروں کا نیا نظام اور لڑاکا طیارے خریدنے سے کشیدگی بڑھے گی۔ ہم نے علاقے میں بڑی تعداد میں ہتھیار اور اسلحہ جمع کرنے پر تشویش کا اظہار کیا ہے تاہم علاقے میں جو کچھ ہو رہا ہے اسے نظرانداز نہیں کر سکتے سلامتی کے تحفظ کیلئے ہر ممکن اقدامات کریں گے۔

بے روزگاری بڑا چیلنج

گورنر صفدر نے کہا ہے کہ بے روزگاری مہنگائی کے بعد دوسرا بڑا چیلنج ہے۔ مہنگائی پر قابو پانے کیلئے ہم نے بڑے مثبت اقدامات کئے ہیں۔ بے روزگاری کے خاتمے کیلئے بھی پلان تیار ہیں۔ صنعتیں بحال کی جا رہی ہیں۔ اقتدار کی نچلی سطح پر منتقلی کے پروگرام میں صحت عامہ کی سہولتیں بھی بہتر ہوں گی۔

بھاشا ڈیم تعمیر کرنے کا فیصلہ

وزیر خزانہ شوکت عزیز کی صدارت میں ہونے والے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں بھاشا ڈیم تعمیر کرنے کا اصولی فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ اس منصوبے کے قابل عمل ہونے کے بارے میں رپورٹ تیار کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

وزیراعظم سیکرٹریٹ کی تعمیر میں بے قاعدگیاں

وزیراعظم سیکرٹریٹ کی تعمیر میں سخت بے قاعدگیوں کا پتہ چلا ہے۔ منصوبے کا ابتدائی تخمینہ 17- کروڑ روپے تھا۔ بغیر منظوری بے جا اخراجات سے لاگت ایک ارب 5 کروڑ ہو گئی۔ دروازہ 5 لاکھ کا' قالین 30 لاکھ کا' اور فانوس دو کروڑ کا لگایا گیا۔ بے قاعدگیوں کے ذمہ داروں کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

کانگو کے سفارت کار سے ہیروئن برآمد

لاہور ایئرپورٹ پر کانگو کے سینئر سفارت کار سے 18 کروڑ کی ہیروئن برآمد ہو گئی مذکورہ سفارت کار نے سامان چیک کرانے سے انکار کرتے ہوئے اپنا سفارتی کارڈ پیش کر دیا۔ زبردستی تلاشی لی گئی۔ ملزم کو اینٹی نارکوٹکس فورس کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

امریکہ پاکستان کو کمزور کرنا چاہتا ہے

جمعیت العلمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمان نے حمید نظامی ہال لاہور میں لیڈرشپ لیکچر سیریز میں خطاب کرتے ہوئے دینی مدارس کمشن آرڈیننس کو سختی سے مسترد کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ پاکستان کو کمزور کرنا چاہتا ہے۔ حکومت ملک کو تباہی کے راستے پر لے جا رہی ہے۔ امریکہ اور یورپ چاہتے ہیں پاکستان میں اسلامائزیشن نہ ہو وہ 1973ء کا آئین ختم کرنا چاہتے ہیں۔ کرگل پر چڑھائی فوج کی ترجیح تھی وہی فوج مذاکرات کی بات کر رہی ہے۔

ملک دشمن بیانات پر بغاوت کا مقدمہ

ٹھٹھ (سندھ) میں ملک دشمن بیانات پر جئے سندھ کے چیئرمین سمیت متعدد افراد پر بغاوت کا پہلا مقدمہ درج کر دیا گیا ہے۔ ان لیڈروں نے 17-اکتوبر کے جلسہ میں ملک دشمن بیانات دیئے۔

ڈالر سستا ہو گیا

ڈالر کی قیمت 58.80ء سے کم ہو کر 56.70ء ہو گئی ہے۔ بنکاروں کا کہنا ہے کہ یہ ریکارڈ کمی غیر متوقع ہے۔

جو بھی حکمرانوں کے خلاف ہو گا اسکا ساتھ دیں گے

بیگم کلثوم نواز شریف نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی اور پیپلز پارٹی سمیت جو بھی حکمرانوں کے خلاف تحریک کا اعلان کرے گا ہم اس کا ساتھ دیں گے دن گنے جا چکے ہیں اب حکومت ڈنڈے کے زور پر نہیں چلے گی۔

50 کاشتکاروں کو گرین کارڈ جاری

گاؤں سے منڈیوں تک بلا روک ٹوک پیداوار لانے کیلئے 50 کاشتکاروں کو گرین کارڈ جاری کر دیا گیا ہے۔ اس کے تحت کاشتکار آڑھتیوں اور پولیس کے رحم و کرم پر نہیں ہونگے کسی بھی وقت شہر میں داخلے کے مجاز ہونگے۔

بینظیر تیسری مرتبہ وزیراعظم

پیپلز پارٹی کے ورکرز کنونشن منعقدہ راولپنڈی میں مقررین نے کہا کہ بینظیر خمینی کی طرح واپس لوٹیں گی آئندہ نو ماہ میں تیسری بار وزیراعظم بنیں گی۔ مقررین نے کہا کہ مسلم لیگ سے اتحاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پنجاب نے زمین دینے سے انکار کر دیا

پنجاب نے آرمی سکیم کے لئے 25 ہزار ایکڑ اراضی دینے سے انکار کر دیا۔ صوبے میں فالتو زمین موجود نہیں۔ بورڈ آف ریونیو نے جی ایچ کیو کو جواب دے دیا۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

اسرائیل کے جرائم پر تحقیقاتی کمیشن

اقوام متحدہ نے اسرائیل کے جنگی جرائم پر تحقیقات کرنے کی غرض سے کمیشن بنا دیا ہے۔ جینیوا میں اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن کے ہنگامی اجلاس میں اسرائیلی جارحیت کی بھرپور مذمت کی گئی۔

مجیب کے قاتلوں کو واپس کرنے کا معاملہ

امریکہ نے کہا ہے کہ شیخ مجیب الرحمان کے قاتلوں کو بنگلہ دیش کے حوالے کر سکتے ہیں۔ بنگلہ دیش کی وزیراعظم شیخ حسینہ واجد نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ مجرموں کے تبادلے کے متعلق معاہدہ جلد طے پا جائے گا۔

اسرائیلی فائرنگ سے 6 شہید

اسرائیلی فائرنگ سے 6 فلسطینی شہید ہو گئے۔ صدر کلنٹن نے وزیراعظم اسرائیل ایہود بارک اور فلسطینی صدر یاسر عرفات کو فون کیا۔ روسی صدر پیوٹن اور صدر کلنٹن میں بھی رابطہ قائم ہے۔ ادھر عرب ملکوں کے لیڈروں کا دو روزہ خصوصی سربراہی اجلاس قاہرہ میں شروع ہو گیا۔

اسامہ پر حملے کی افواہیں بے بنیاد ہیں

پاکستان نے کہا ہے کہ اسامہ پر حملے کی افواہیں بے بنیاد ہیں پاکستان کو کسی ایسے مجوزہ پروگرام کی اطلاع نہیں جس پر سلامتی کونسل کو تشویش ہے۔

چیچن جانبازوں کے حملے

ایک ہی رات میں چیچن جانبازوں نے روسی فوج کے 20 ٹھکانوں پر حملے کر کے 3 روسی فوجیوں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا۔ جانبازوں نے ذوالقار میں پولیس کی گشتی پارٹی پر حملہ کر کے ایک افسر کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ آرگن شہر میں مجاہدین کی دوسری کارروائی کے دوران ایک پولیس افسر اور فوجی مارا گیا۔

دنیا میں جرائم پھیلانے کا ذمہ دار

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے معاون جنرل لاچی نے الزام لگایا ہے کہ دنیا بھر میں جرائم پھیلانے کا ذمہ دار افغانستان ہے۔ اسکی وجہ سے وسطی ایشیا کے خطے میں عدم استحکام پیدا ہو رہا ہے۔ پوری دنیا میں میں افیون کی کل پیداوار کا 75 فیصد افغانستان میں کاشت کیا جاتا ہے۔

ویت نام کا مسافر طیارہ تباہ

ویت نام کا ایک مسافر طیارہ گر کر تباہ ہو گیا جس میں 3 غیر ملکیوں سمیت کم از کم آٹھ افراد ہلاک ہو گئے۔ طیارہ اندرون ملک پرواز پر تھا کہ شمال مشرقی پہاڑوں میں گر کر تباہ ہو گیا۔ نو افراد زندہ بچ گئے۔

بستی پتھروں اور کوڑے تلے دب گئی

جنوبی چین میں کوڑے کرکٹ ار پتھروں کا ایک بہت بڑا ڈھیر نشیب میں واقع بستی پر گر گیا جس سے کم از کم 15- افراد ہلاک 100 لاپتہ اور 50- افراد زخمی ہو گئے۔ حادثہ میں 100 کے قریب گھر بھی پتھروں اور کچرے میں دب گئے۔ مرنے والوں میں اکثریت مزدوروں کی ہے۔

سری لنکا میں بی بی سی کا نمائندہ ہلاک

سری لنکا میں جنگ زدہ شمالی شہر جافنا میں بی بی سی کیلئے اطلاعات فراہم کرنے والے صحافی نہال وکنال نمالارا کے گھر پر دستی بم سے حملہ کیا گیا اور فائرنگ کی گئی۔ جس کے نتیجے میں مسٹر نمالارا ہلاک ہو گئے انہوں نے گذشتہ دنوں حالیہ انتخابات میں دھاندلی کے بارے میں مفصل اطلاعات فراہم کی تھیں۔

صومالیہ میں دس سال بعد پہلی باضابطہ حکومت

صومالیہ میں وزیراعظم علی خلف نے اپنی حکومت تشکیل دے دی ہے۔ اس افریقی ملک میں پچھلے دس برسوں میں پہلی مرتبہ باضابطہ طور پر حکومت تشکیل دی گئی ہے۔ حکومت میں 23 وزراء کو شامل کیا گیا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

PRO TECH UPS لگوائیں لوڈشیڈنگ سے نجات پائیں۔ اپنا کمپیوٹر۔ ٹی وی۔ ویڈیو گیم۔ ڈش ریسیور و دیگر الیکٹرونکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں۔
32 اپر فلور چوہدری سنٹر ملتان روڈ لاہور ☎7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

نور کاجل
قیمت -/10 فی ڈبی
ایک عجوبہ روزگار اور قدیمی کاجل۔ اب نیلے رنگ کی خوبصورت ڈبی میں دستیاب ہے۔ تسلی کر کے خریدیئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون 211538

عمر اسٹیٹ ایجنسی لاہور
جائیداد کی خرید و فروخت کا مرکز
9 ہمزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکبر علی
فون آفس 448406-5418406

مکان برائے فروخت
مکان برقبہ ایک کنال تین بیڈ' ایک ڈرائینگ روم' کچن' اٹیچڈ باتھ' بجلی' فون' میٹھا پانی اور گیس کی سہولیات کے ساتھ
22/1 دارالعلوم غربی بالمقابل گھوڑدوڑ گراؤنڈ
رابطہ کیلئے۔ رانا ڈینٹل سرجن
مکان نمبر 4 سٹریٹ نمبر 48 سیکٹر F-7/4
اسلام آباد۔ فون 2825150

کم ریٹوں میں کون
ذکی کراکری
(بانو بازار) فضل عمر مارکیٹ ربوہ فون رہائش 211751

معیاری ہومیوپیتھک ادویات
جرمن سیل بند و کھلی ہومیوپوٹنسیاں' مدر ٹنکچرز' بائیوکیمک ادویات' ٹکیاں' گولیاں' شوگر آف ملک' خالی ڈبیاں اور ڈراپر' پرچون و ہول سیل دستیاب ہیں۔
نیز 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی' گولبازار۔ ربوہ

جدید زیورات کا مرکز
فون 646082, 639813
مراد جیولرز
نزد مراد کلاتھ ہاؤس۔ ریل بازار فیصل آباد

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری' سیاحتی' بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا۔ اصفہان۔ شجرکار۔ وجی' نیپل ڈیزائن۔ کوکیشن۔ افغانی وغیرہ
Phones: 042-6306163, 042-6368130
FAX: 042-6368134 E-mail:mobi-k@usa.net
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12 نیو پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شورا ہوٹل

نہ کھانا جلے ●○●○● نہ دیر لگے
میجسٹک سٹین لیس سٹیل پریشر ککر
میٹل پلیٹ کے ساتھ (اب بڑے سائز میں بھی دستیاب ہے)
پاک آئرن سٹور گولبازار ربوہ۔ فون 211007

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61